مولانا محمد مغیرہ جامع مسجد احرار چناب نگر　　قسط نمبر ۲

مرزا طاہر کی ہفوات اور اُن کا جواب

کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام انبیاء بشمول

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و برتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوق پر فضیلت عطاء کی ہے اور انسانوں میں انبیاء و رسل کو اعلیٰ و ارفع مقام عطاء فرما کر اُن کے باہمی مراتب اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں اور بعض رسل کو بعض پر فضیلت عطاء فرمائی ہے جس پر تمام مسلمانوں کا ایمان ہے۔ اور تمام انبیاء ورسل پر ہمارے آقا حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو سب سے زیادہ مقام و مرتبہ عطاء فرمایا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ ساری کائنات ایک طرف اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ایک طرف بقول کے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس کے بعد نہ ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ کسی سے سنیں کہ فلاں شخص مقام و مرتبہ میں حضور سے اعلیٰ و افضل ہے۔ اور نہ ہی ایسی بد ترین بات کسی کو بتانے کیلئے تیار ہیں کہ فلاں نے حضور سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر نہایت ہی کرب و اضطراری پوزیشن میں ہونے کے باعث اپنے دل دماغ پر جبر کرتے ہوئے اپنے مدمقابل دشمن خدا ورسول کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے تاکہ کافر کا کفر آشکارا ہو جائے۔ "نقل کفر کفر نباشد" کے اصول پر عمل پیرا ہو کر یہ بات نوک قلم پر لانے کی جسارت کر رہے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریر میں حضور علیہ السلام سے افضل ہونے کا نہ صرف یہ کہ دعویٰ کیا بلکہ توہین رسول کا بھی مرتکب ہوا۔ جسے آپ آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔ مرزا قادیانی کے قلم سے کئی جلیل القدر انبیاء کی توہین بھی اسکی کتابوں میں مرقوم ہے جس کی تفصیل کسی دوسری نشست میں عرض کروں گا ان شاء اللہ۔

گزشتہ شمارے میں جو کچھ آپ باحوالہ پڑھ چکے اس کے بعد اندازہ ہو چکا ہو گا کہ مرزا قادیانی کیا ہے؟ ایک دجل و تلبیس کا ماہر چالاک اور عیار، جس پر شیطان کی مکمل گرفت تھی، نے کیا کچھ کہا اور اب ان صفحات میں بھی آپ بہت کچھ ملاحظہ فرمائیں گے۔

قارئین محترم۔ مرزا غلام احمد قادیانی ایک دھوکہ باز شیطانی صفات سے مرصع، اپنے خیال میں کیا سے کیا بن بیٹھا آپ بھی دیکھیں گے کہ اس کی اڑان کہاں سے شروع ہو کر کہاں پر ختم ہو رہی ہے اور حیران ہونگے کہ ایسے شخص کو مرزا طاہر اپنا قائد مانتا اور لوگوں کو گمراہ کرتا پھرتا ہے۔ تو لیجئے پڑھیئے کہ مرزا قادیانی کا پہلا قدم کس جگہ سے اٹھتا ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "میں جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں" خزائن جلد نمبر ۲۱ صفحہ ۸۴

قارئین محترم۔ اس مندرجہ بالاعبارت میں مرزا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوتیں ختم ہونے کا واضح لکھ رہا ہے۔ مگر کیا کریں اسی جلد نمبر ۲۱ کے چند صفحے مزید الٹائیں تو آپکو صفحہ ۱۸۹ پر ایک عبارت یہ پڑھنے کو ملے گی۔

مرزا کہتا ہے کہ "میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۹

قارئین محترم تجربہ کار اور سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ جب صحیح راستہ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو سوائے دھکے کھانے کے اور کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا مرزا جس نے صحیح راستہ چھوڑ کر شیطانی راستہ پر چلنے کا عزم کیا اب دیکھتے جائیے کہ مرزاجی کیسے کیسے اور کس قدر دھکے کھاتا ہے۔ کہتا ہے "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" تتمۃ الوحی صفحہ ۶۸

اس اڑان میں اڑتے اڑتے مرزاجی نے دیکھا کہ مقام ومرتبہ کے اعتبار سے نبی رسول سے کچھ کم مقام رکھتا ہے تو ایک قدم آگے بڑھایا اور بڑے زور دار لہجے میں کہنے لگا کہ "سچا خدا وہی جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" دافع البلا صفحہ ۱۱

اب دیکھئے پہلے کہا کہ حضور علیہ السلام تک سب نبوتیں ختم ہیں اور پھر کہا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی جبکہ اب اس حوالہ میں اس نے خود مستقل رسول ہونے کا اشارہ ہی نہیں بلکہ صاف لفظوں میں رسول ہونے کا اعلان کر دیا کہ "خدا سچا وہی ہے جس نے قادیان میں مرزاجی کو رسول بنا کر بھیجا" معاذاللہ

اگر اللہ یہ کہے کہ میں نے رسالت اور نبوت ختم کر دی ہے تو اسکی سچائی مشکوک بن گئی۔ اللہ کو جب سچا کہا جائے گا کہ وہ مرزا قادیانی کی نبوت کا اقرار کرے وگرنہ ظاہر ہے خدا کی سچائی بھی داؤ پر لگتی نظر آتی ہے۔

قارئین محترم۔ آپنے دیکھا کہ مرزاجی کا پہلا قدم کیا تھا اور اب کہاں پہنچ گیا ہے۔ مگر مرزاجی ابھی رکا نہیں اس کا جی اس سے بھی نہیں بھرا اور وہ اپنی اڑان میں بہت کمی محسوس کر رہا تھا، اس نے سوچا کہ اگر ایک یتیم مکہ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات میں سب سے اعلیٰ وافضل اور ارفع مقام پا سکتے ہیں تو مرزا یہ مقام کیوں نہیں پا سکتا جبکہ وہ نہ ہی یتیم ہے اور نہ ہی بے سہارا بلکہ وہ تو دنیا کے ایسے بادشاہ کا خود کاشتہ پودا ہے جسکی حکومت میں سورج غروب ہی نہیں ہوتا تھا چنانچہ اس نے حضور علیہ السلام کی برابری کا پروگرام بنایا جسے لکھنے میں راقم کے وجود پر کپکپی کی کیفیت طاری ہے، آنکھیں پرنم ہیں اور دل کی دھڑکن تیز ہو چکی ہے مگر اس خیال سے کہ اللہ کرے میری اس کوشش سے کسی کی آنکھیں کھل جائیں۔ اندھیرے میں رہنے والا حقیقت سے آشنا ہو جائے۔ زبان سے توبہ استغفار اور وجود پر طاری کپکپی کے ہوتے ہوئے اور اپنے آپ کو بہ مشکل قابو میں لا کر انتہائی پریشانی کے عالم میں اور نہایت اختصار کے ساتھ مرزاجی کی وہ تحریریں پیش خدمت کر رہا ہوں کہ کیسے وہ اپنے آپکو حضور علیہ السلام کے برابری میں لانے کی جسارت کرتا ہے۔

تو لیجئے۔ پڑھیئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔ کہ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے پ ۱۷۔

تو مرزاجی نے اپنے آپ کو حضور کے برابر لانے کیلئے کہہ دیا کہ "اللہ نے مجھے کہا ہے کہ ہم نے تجھے تمام دنیا

پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔" خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۲
وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (پ ۲۷ سورۃ نجم)
نہیں بولتا وہ (ہمارا پیغمبر) نفس کی خواہش سے مگر جو کچھ اس پر وحی کیا جاتا ہے۔ اس پر مرزا جی رقم طراز ہے کہ "میرے لیے اللہ نے کہا کہ (وہ مرزا) اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے" اربعین نمبر ۳ ص ۸۴، ۸۵

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا کو فرمایا۔ ورفعنالک ذکرک (پ ۳۰) (اے پیغمبر) ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا۔ مرزا جی کا خیال ہے کہ اللہ نے اسے کہا ہے چنانچہ مرزا جی رقم طراز ہے۔ "اے مرزا تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ انجام آتھم ص ۵۱"

قرآن مجید میں پندرہویں پارہ کی ابتدائی آیت۔ سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے معراج آسمانی کے پہلے حصہ کو ذکر فرمایا کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے ایک تھوڑے سے حصہ میں سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔
مگر مرزا جی کا اصرار ہے کہ مجھے اللہ نے کہا ہے سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً۔ اے مرزا وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرائی (حقیقۃ الوحی ص ۸۱)

قارئین کرام: یہ ہے مرزا قادیانی تقریباً ہر وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا کو مخاطب کر کے انکی شان بیان کی ہے مرزا نے جھٹ اسے اپنی وحی بنا کر اسکو اپنے لیئے ذکر کر دیا ہے
جسکی تفصیل بڑی طویل ہے مگر اس سے زیادہ ذکر کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی عقل مند کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

قارئین کرام! جو کچھ ہم نے اوپر ذکر کیا اس سے صرف مرزا طاہر کو ہی جواب دینا مقصود نہیں بلکہ اپنے قارئین کو بھی مطلع کرنا ہے کہ یہ ہے وہ بد ذات مرزا غلام احمد قادیانی اس جیسا شیطان، مکار، دجال اور کذاب دنیا میں آج تک پوری کائنات میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ جس نے اتنی جرأت کر ڈالی کہ سرور کائنات حضرت نبی کریم علیہ السلام کے برابر اپنے آپکو پیش کر دیا (معاذ اللہ)

قارئین کرام! مندرجہ بالا تحریریں آپ پڑھ چکے ہیں اور یقیناً آپ صدمہ سے چور چور ہو چکے ہوں گے۔ ہمیں آپ کے ایمانی کیفیات کی قدر ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان میں اور محبت رسول میں اضافہ فرمائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا خمیر چونکہ گورنمنٹ برطانیہ سے اٹھا ہے اور برطانیہ کی حکومت اس وقت عروج پر تھی اور مرزا جی نے بھی اپنے آپکو عروج پر ہی دیکھنا چاہا اور چاہا کہ کائنات میں سب سے بڑھ کر وہی ہوں اس لئے اس ظالم کا حضور علیہ السلام کے مرتبہ میں برابری کے دعویٰ سے پیٹ نہیں بھرا تو بد ذات نے حضور علیہ السلام سے افضلیت اور برتری کی جسارت اس انداز سے کی وہ لکھتا ہے کہ۔

"اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس جلدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو

(یعنی چودھویں صدی)
پس ان ہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں
لَقد نصرکم اللہ ببدر خزائن جلد نمبر ۱۶ ص ۲۷۵،۲۷۶
قارئین محترم! اس مندرجہ بالا عبارت میں شروع اسلام کو مرزا جی نے ہلال کے ساتھ تشبیہ دی جو حضور علیہ السلام کا زمانہ تھا جبکہ چودھویں صدی کے اسلام جو اس کے بقول مرزا جی کا دور نبوت (کاذبہ) ہے کو بدر کے ساتھ مرزا جی نے تشبیہ دی ہے، اور واضح ہو کہ ہلال پہلی اور دوسری تاریخ کے چاند کو کہتے ہیں۔ جبکہ بدر پورے چاند کو (جو چودھویں۔ پندرھویں رات کو ہوتا ہے) کو کہتے ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ حضور علیہ اسلام کے زمانہ کے اسلام کو جو کہ حضور علیہ السلام کے وجود کی برکت سے سب سے اعلیٰ اور افضل اسلام کا دور تھا اسکو اپنے دور نبوت کاذبہ کے دور سے گھٹیا پیش کرنا چاہ رہا ہے تو ظاہر ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے وجود کو اور اپنے مرتبے کو حضور علیہ السلام کے مرتبے سے بڑھا رہا ہے (معاذ اللہ)
قارئین کرام! حضور علیہ السلام سے برتری کی جسارت ایک اور انداز سے ملاحظہ فرمائیں اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔ خزائن جلد ۱۶ ص ۲۸۸
اس عبارت میں مرزا جی ایک ایسی فتح کا ذکر کر رہا ہے جو حضور کے زمانہ میں ہوئی دوسری فتح وہ ہے جو حضور کی فتح سے بہت بڑی تھی اور وہ مرزا قادیانی کے وقت کی فتح ہے۔

نیز برتری کی جسارت ایک اور انداز سے:

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کی انتہا نہ تھی بلکہ اس کے کمالات کے معراج کیلئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔ خزائن جلد ۱۶ ص ۲۶۶
اس مندرجہ بالا عبارت سے یہ واضح ہوا کہ حضور علیہ السلام کے وقت روحانیت کمال درجے پر نہ تھی بلکہ اس وقت یعنی مرزا جی کے وقت روحانیت نے پوری طرح تجلی فرمائی۔
قارئین کرام! تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ السلام سراج منیر بن کر آئے اور آپکے وجود سے ایسا نور پھوٹا کہ ساری کائنات روشن ہو گئی لیکن معاذ اللہ مرزا اپنی برتری ظاہر کرنے کیلئے لکھتا ہے۔ "مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بد قسمت وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" خزائن جلد نمبر ۱۹ ص ۶۱
اس عبارت میں مرزا نے معاذ اللہ اپنے وجود کو نور ظاہر کر کے باقی سب کو تاریکی کہہ دیا تو معاذ اللہ حضور کا راستہ بھی تاریکی ہوا۔

مرزا قادیانی کا معاذاللہ حضور علیہ السلام سے کھلے لفظوں برتری کا دعویٰ:

مرزا جی نے تحفہ گولڑویہ خزائن جلد نمبر ۱۷ ص ۱۵۳ پر حضور کے تین ہزار معجزات ذکر کیئے۔ جبکہ خزائن جلد نمبر ۲۹ ص ۳۴۳ پر مرزا اپنے متعلق لکھتا ہے جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی ایک جگہ رقم طراز ہے:

ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہونگے (خزائن جلد نمبر ۲۱ ص ۴۷)

ایک اور انداز سے:

مرزا جی کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی تائید کیلئے تو صرف چاند کے خسوف کا نشان ظاہر کیا جبکہ میرے لئے اللہ نے چاند اور سورج دونوں کے خسوف کے نشان کو ظاہر کیا چنانچہ مرزا قادیانی کا شعر ہے۔

له خسف القمر المنير وان لى

غسا القمران المشرقان اتنكر

ترجمہ: اس (نبی کریم) کیلئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کریگا۔ خزائن جلد نمبر ۱۹ ص ۱۸۳

اس سے کیا واضح ہوا کہ حضور کیلئے آسمان پر صرف ایک نشان ظاہر ہوا جبکہ مرزا جی کی نبوت و رسالت (کاذبہ) کیلئے آسمان پر دو نشان ظاہر ہوئے تو جس کیلئے زیادہ نشان ظاہر ہوئے وہی برتر ٹھہرا۔ ایک اور انداز سے مرزا جی کہتا ہے۔ آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ تذکرہ ص ۳۴۶ قدیم۔

قارئین کرام! مرزا جی کی تحریریں انکی کتابوں کے حوالہ سے آپ کے سامنے پیش کر دی گئیں جن کو دوبارہ سہ بارہ پڑھیں اور غور کریں کہ ان مندرجہ بالا تحریروں میں واضح طور پر مرزا قادیانی نے اپنے آپکو مختلف انداز سے معاذاللہ حضور علیہ السلام سے افضل و برتر نہیں ظاہر کیا؟ واضح رہے کہ قادیانی امت کے ہاں یہ مندرجہ بالا مسئلہ کوئی مسئلہ ہی نہیں جس کو ہم اس قدر پریشان کن محسوس کر رہے ہیں بلکہ قادیانیوں کے نزدیک تو صرف مرزا قادیانی ہی نہیں بلکہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے بلکہ حضور علیہ السلام سے بھی مرتبہ کے اعتبار سے بڑھ سکتا ہے (معاذاللہ) مرزا طاہر دجل و تلبیس اور فریب کاری اور عیاری سے کام لے رہا ہے جو انکو وراثت میں ملی ہے۔

کیوں مرزا طاہر یہ بات صحیح ہے کہ آپ پر الزام ہے۔؟

مرزا طاہر جی! حقیقت کو مت چھپاؤ اور ایک دفعہ زحمت کرو اور اپنی لائبریری سے ۱۹۲۲ء کی فائل روز نامہ الفضل کی منگوا کر دیکھو ۱۷ جولائی کا شمارہ نکالیں اور اسکو ترتیب سے پڑھنا شروع کریں اور اپنے باپ مرزا بشیر الدین سے منسوب یہ تحریر پڑھیں۔

یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ روزنامہ الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء

مرزا طاہر عقل اور ہوش سے کام لو حقیقت کو کب تک چھپاؤ گے

وہ دیکھو تمہارے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے اسکا ایک خاص مرید قاضی ظہور دین آف گولیکے نے جلسہ میں ایک نظم پڑھی جس میں یہ شعر ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

قارئین توجہ کریں۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جو مکہ میں پیدا ہوئے اور خاتم الانبیاء ہوئے اور مرزا جی کے بقول انکا نام اللہ نے محمد رکھا تو اب دوبارہ اس شعر کو ملاحظہ فرمائیں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

کہ مکہ والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کامل وہ محمد ہے جو غلام احمد قادیاں میں ہے۔ (معاذ اللہ)

ایسی پریشان کن تحریریں پڑھنے کے بعد مرزا طاہر خود فیصلہ کریں اور عام قاری بھی فیصلہ دے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے معاذ اللہ حضور علیہ السلام سے برتر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور کیا مرزا بشیر الدین نے نہیں کہا کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مرتبہ میں بڑھ سکتا ہے اب بتاؤ مرزا طاہر کا کیا خیال ہے جھوٹا کون ہے اور لعنت کس پر پڑنی چاہیئے۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی ایک خوفناک جسارت جو حضور علیہ السلام کی کھلی توہین اور اپنی برتری پر مبنی ہے ملاحظہ فرمائیں جس کا تعلق قبر کے ساتھ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی قبر کے بارے کیا کہہ رہا ہے اور پھر معاذ اللہ حضور علیہ السلام کی قبر مبارک کے بارے کیا بکواس کر رہا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی قبر کے متعلق:

اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اسکی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے خزائن جلد نمبر ۲۰ ص ۳۱۰

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ مقبرہ بہشتی ہے

بلکہ یہ بھی فرمایا کہ، اُنْزِلَ فِیھَا کل رحمہ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتار دی گئی ہے۔ خزائن جلد نمبر ۲۰ الوصیہ ص ۲۰

ان مندرجہ بالا دونوں تحریروں سے جو واضح ہوا وہ یہ کہ مرزا کی قبر ایک فرشتے نے دکھلائی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اسکی تمام مٹی چاندی کی تھی اور مرزے کی قبر کو بہشتی مقبرہ کہا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ اس قبرستان میں ہر قسم کی رحمت اتاری گئی ہے۔ یہ مرزا کا خیال اپنی قبر سے متعلق ہے۔

جبکہ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا حضور علیہ السلام کی قبر مبارک سے متعلق یوں رقم طراز ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی"۔ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۹ حاشیہ"

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا قادیانی جرأت کر کے حضور علیہ السلام کی قبر کو ذلیل جگہ متعفن، تاریک، حشرات الارض کی نجاست کی جگہ قرار دے رہا ہے "معاذاللہ" اسکے علاوہ توہین کس کو کہتے ہیں۔

قارئین کرام: مرزا طاہر تو اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ بینائی کا ملنا مشکل ہے آپ تو ماشاء اللہ بینائی رکھتے ہیں آپ مرزا جی کے اپنی قبر سے متعلق ریمارکس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے متعلق جو کچھ اس نے کہا تقابل کریں۔ اور فیصلہ کریں کہ وہ کتنی جسارت کر گیا ہے جبکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ایک عام مسلمان آدمی کیلئے جس کی زندگی اطاعت رسول میں گزری اس کیلئے یہ مقام بیان کیا گیا جبکہ حضور علیہ السلام تمام مخلوقات میں سے اعلیٰ افضل برتر اور آپ نے فرمایا

" ما بین بیتی و منبری روضه من ریاض الجنه " (حدیث)

جسکا مفہوم یہ ہے کہ میرے گھر اور میرے ممبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغ میں سے ہے یعنی یہ جگہ ہی جنت کا حصہ ہے پھر اس حصہ سے متعلق اتنی جسارت کہ وہ ذلیل جگہ متعفن تاریک حشرات الارض کی نجاست کی جگہ العیاذ باللہ توبہ توبہ۔ (جاری ہے)

ماہانہ مجلس ذکر

۲۵ مئی، بروز جمعرات، بعد از عشاء دارِ بنی ھاشم مہربان کالونی ملتان۔ میں ماہانہ مجلس ذکر منعقد ہوگی۔ اس موقع پر امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم اصلاحی بیان بھی فرمائیں گے۔ احباب و متعلقین جمعرات نماز مغرب تک پہنچ جائیں

المعلن: ناظم مدرسہ معمورہ ملتان فون: 511961 - 061